بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

(۱-۲)...... مذکورہ کمپنی میں اگر جلاٹین کیپسول غیر مذبوحہ گائے اور بھینس کی ہڈیوں سے حاصل کئے جاتے ہیں تو ان کے متعلق تفصیل یہ ہے کہ شرعاً غیر مذبوحہ جانور کی ہڈی پاک اور حلال ہے جبکہ وہ خشک ہو، نیز ماہرینِ فن کے نزدیک جلاٹین بنانے کے لئے ہڈی کو مختلف کیمیائی اور دیگر کاروائیوں سے گزارا جاتا ہے (جیسے کمپنی کے منسلکہ اوراق میں ذکر کیا گیا ہے) جس کے نتیجے میں ہڈی سے خون، چربی، گودا اور کھال وغیرہ الگ کی جاتی ہے، نیز ہڈی بھی خشک کی جاتی ہے، تا کہ اس سے حاصل شدہ جلاٹین خالص ہو۔ جیسا کہ سوالنامہ میں ویٹری سرٹیفیکٹ میں شق ڈی سے معلوم ہوتا ہے۔

ملحوظ رہے کہ مذکورہ بالا صفائی کی کارروائی کے بعد مذکورہ خشک ہڈی کے ہی کلوجن (Collagen) کے حصہ سے پھر جلاٹین بنائی جاتی ہے جو کل ہڈی کا تقریباً ایک تہائی حصہ ہے جسے آکسفورڈ ڈکشنری آف سائنس میں ذکر کیا گیا ہے۔

Oxford Dictionary of Science, fifth Edition2005,Oxford University Press Pg 105.

"Bone - it comprises a matrix of collagen fibres(30%)impregnated with bone salts(70%)mostly calcium phosphate...."

ترجمہ: ہڈی - یہ (ہڈی) کلوجن کے روئیں (30%) اور باقی ہڈی کے نمکیات جن میں اکثر کلیسم فاسفیٹ (70%) سے بھرا ہوا سانچا ہے-----

مزید یہ کہ پروفیسر اسد صاحب چیئر مین فوڈ سائنس ڈپارٹمنٹ کراچی یونیورسٹی کا کہنا ہے کہ مذکورہ ہڈیوں کی مکمل صفائی کروانا اور خشک کرنا بین الاقوامی قوانین کے مطابق ضروری ہے اور اس کے بغیر مذکورہ جلاٹین بیچنے کے لائسنس جاری نہیں کئے جاتے۔

لہٰذا اگر مذکورہ کمپنی کے جلاٹین کیپسول خشک ہڈیوں کے کلوجن (Collagen) سے ہی بنائے گئے ہوں جیسا کہ مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوتا ہے، تو اس صورت میں مذکورہ کمپنی کے جلاٹین کیپسول دوائی کے لئے استعمال کرنے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے تاہم چونکہ مذکورہ کمپنی کا مکمل طریقہ کار ہمارے سامنے نہیں جس کی وجہ مذکورہ ہڈیوں کا مکمل خشک ہونے یا نہ ہونے کا حتمی فیصلہ کرنا مشکل ہے لہٰذا احتیاطاً مذکورہ کمپنی کے جلاٹین کیپسول سے اجتناب کیا جائے خصوصاً اگر ذبیحہ شدہ جانور کا جلاٹین دستیاب ہو۔

(۳)...... غیر مذبوحہ جانور کا گوشت حلال نہیں لہٰذا اگر کیمیائی عمل سے گوشت کی ماہیت تبدیل نہ ہوتی ہو تو اس سے

حاصل شدہ جلاٹین حلال نہیں ہوگا۔

وفی الهندية (۵/۳۵۴)

وقال محمد ؒ ولابأس بالتدوای بالعظم اذا كان عظم شاة او بقرة او بعير أو فرس او غيره من الدواب الا عظم الخنزير والآدمی فانه يكره التداوی بهما فقد جوزه التداوی بعظم ما سوی الخنزير والآدمی من الحيوانات مطلقاً من غير فصل بينما اذا كان الحيوان ذكياً او ميتاً او بينما اذا كان العظم رطباً او يابساً وما ذكر من الجواب يجری علی اطلاقه اذا كان الحيوان ذكياً لان عظمه طاهر رطباً كان او يابساً يجوز الانتفاع به جميع انواع الانتفاعات رطباً كان او يابساً فيجوز التداوی به علی كل حال وأما اذا كان الحيوان ميتاً فانما يجوز الانتفاع بعظمه ان كان يابساً ولا يجوز الانتفاع اذا كان رطباً......

وفی المحيط البرهانی (۸/۸۱)

.....أما اذا كان الحيوان ميتاً فانما يجوز الانتفاع بعظمه اذا كان يابساً ولا يجوز الانتفاع به اذا كان رطباً وهذا لان اليبس فی العظم بمنزلة الدبغ فی الجلد كما يقع الأمن من فساد الجلد بالدبغ ثم جلد الميتة يطهر بالدبغ فكذا عظمه يطهر باليبس فيجوز الانتفاع به فيجوز التداوی به .

والله تعالیٰ أعلم بالصواب

سرفراز محمد عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۴۳۱/۲/۱۷ھ

الجواب صحیح

بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفراللہ

الجواب صحیح

دارالافتاء